قادیانیت ایک فتنہ ہے

از

ڈاکٹر حافظ ہارون رشید صدیقی
سکریٹری شعبۂ دعوت وارشاد ندوۃ العلماء لکھنؤ

ناشر

شعبۂ دعوت وارشاد
ندوۃ العلماء، ٹیگور مارگ لکھنؤ

جملہ حقوق محفوظ ہیں

نام کتاب	قادیانیت ایک فتنہ ہے
مؤلف	ڈاکٹر حافظ ہارون رشید صدیقی
صفحات	۴۰
تعداد	دو ہزار
سن اشاعت	ربیع الاول ۱۴۲۸ھ/ اپریل ۲۰۰۷ء
قیمت	۸؍روپے

ناشر

شعبۂ دعوت وارشاد، ندوۃ العلماء
ٹیگور مارگ، پوسٹ بکس/۹۳، لکھنؤ (یو. پی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قادیانیت ایک فتنہ ہے

قادیانیت ایک فتنہ ہے، اس طرح کے فتنے امت میں دور اول ہی سے چلے آرہے ہیں، مسیلمہ کذاب کا فتنہ کوئی معمولی فتنہ نہ تھا، اس نے جب نبوت کا دعویٰ کیا تو ہمارے حضور ﷺ کی نبوت کو بھی تسلیم کیا، یہ فتنہ نبی کریم ﷺ کی حیات بابرکات ہی میں اٹھا، حضور ﷺ نے اسے جھوٹا قرار دیا تبھی تو اس کا مذموم لقب کذاب پڑا، حضرت ابوبکر ؓ کے زمانہ میں یہ فتنہ زیادہ زور پکڑ گیا، مسیلمہ کذاب نے اپنی طاقت خاصی بڑھالی اور مسلمانوں کے مقابلہ میں جنگ پر آمادہ ہوا، سخت جنگ ہوئی، اہل ایمان کی خاصی تعداد شہید ہوئی، آخرکار مسیلمہ کذاب اپنے ساتھیوں سمیت مارا گیا، اس ذکر کا مقصد یہ ہے کہ کیا رسول خدا ﷺ نے اس وقت یہ فرمایا تھا کہ یہ تو جھوٹا ہے مگر ہماری امت میں آئندہ ظلی، امتی یا بروزی نبی کا امکان ہے؟ یہ مسیلمہ کذاب ہے لیکن آئندہ امت میں بروزی نبی کی گنجائش ہے، اگر وہ ظاہر ہو تو کہیں تم لوگ اس کے درپے نہ ہوجانا؟ کوئی ایک روایت نہیں بلکہ سارے صحابہ ؓ کا متفقہ

عقیدہ تھا کہ حضور ﷺ آخری نبی ہیں، آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں، اس لیے کہ حضور ﷺ نے متعدد موقعوں پر واضح الفاظ میں فرمادیا تھا کہ "لانبيّ بعدي" (میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا) رہی بات عیسیٰ ؑ کے آسمان سے اترنے کی تو ان کی نبوت پہلے سے ثابت شدہ ہے، وہ آسمان سے اتریں گے اور اس امت میں ایک طویل زندگی گزاریں گے، وہ پہلے سے نبی ہیں اس وقت بھی نبی ہوں گے، البتہ وہ آخری نبی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی شریعت کی پیروی کریں گے۔

پس کوئی ذی علم مسلمان اب قیامت تک کسی مدعی نبوت کے دعوے کو پرکھنے جانچنے کی طرف توجہ ہی نہیں کرسکتا، وہ تو ہر مدعی نبوت کے بارے میں فوراً فیصلہ صادر کرے گا کہ یہ دجالوں میں سے ایک دجال ہے، لیکن مشکل جو ہے وہ علم دین سے بے بہرہ دنیاوی علوم میں اعلیٰ تعلیم رکھنے والوں کے لیے ہے، قادیانیت کا فریب ایسے لوگوں پر بآسانی چل جاتا ہے جب کہ وہ علم دین سے ناوابستگی کے ساتھ کسی دیندار بزرگ سے تعلق بھی نہیں رکھتے، اسی طرح دیندار مسلم معاشرہ سے دور، دین سے نابلد، نادار مسلمانوں پر بھی ان کا جادو چل جاتا ہے، لہٰذا اس طرح کے اپنے مسلمان بھائیوں کو سمجھانے کے لیے قادیانیت

کا جائزہ ضروری ہوا۔

قادیانیت کی ابتداء حکومت برطانیہ (جب کہ اس کی حکومت میں سورج غروب نہیں ہوتا تھا) کے ایماء وتعاون سے ہوئی، یہ بھی ممکن ہے کہ اس کے بانی نے شیطان کے ورغلانے سے یہ کام شروع کیا ہو اور حکومت برطانیہ نے اس کو اپنے مفاد میں پاتے ہوئے اس کا بھرپور تعاون کیا ہو، جو بھی ہو حکومت برطانیہ کے تعاون کے سبب دین سے نابلد یا دین میں کچے اصحاب منصب، اس دجالی فتنہ میں شریک ہوگئے، جس سے اس فتنہ کو اندرون ملک اور بیرون ملک بھی پھلنے پھولنے کا موقعہ ملا، امت کے علماء نے روز اول سے اس فتنہ کا تعاقب کیا، مگر ان علماء کو کسی حکومت کا تعاون حاصل نہ تھا اس لیے وہ مسیلمہ کذاب کی طرح اس کے بانی کو کیفر کردار تک نہ پہنچا سکے لیکن ہر اعتبار سے اس کا جائزہ لینے اور اس کا بھرپور رد کرنے میں کوئی کسر نہ رکھی۔

اس سلسلہ میں سب سے اہم چیز قادیانیت کے خلاف علمائے امت کا کفر کا فتویٰ ہے، جو جمعیت احرار نے لدھیانہ سے شائع کیا ہے، اس کے بعد رابطہ عالم اسلامی مکہ مکرمہ کا فتویٰ ہے جو سارے عالم اسلام کی جانب سے ہے، پھر پاکستان حکومت کا فیصلہ کہ وہ

غیر مسلم اقلیت ہیں، رد قادیانیت کے سلسلہ میں بڑی وقیع معلومات مقدمہ بھاولپور کی مطبوعہ روداد میں ہے جو متعدد لائبریریوں میں محفوظ ہے، ہمارے ندوۃ العلماء کی علامہ شبلی نعمانی لائبریری میں بھی موجود ہے، علامہ یوسف لدھیانوی، مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانوی، مولانا انور شاہ کشمیری، مولانا سید ابوالحسن علی ندوی، مولانا محمد منظور نعمانی، مولانا منظور چنیوٹی جیسے سیکڑوں علماء نے امت کے لیے کتابیں لکھ کر محفوظ کردیں، اس سلسلہ میں سب سے اہم تصنیف محمد الیاس برنی کی ہے، مولانا مودودی مرحوم تو قادیانیت کی مخالفت میں تختۂ دار پر چڑھنے کو تیار ہوگئے تھے، لیکن پھر حکومت ہی کو اپنا فیصلہ بدلنا پڑا تھا، لیکن ایک دن وہ بھی آیا جب پاکستان حکومت نے قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دے دیا، غرض کہ کوئی کسی شک شبہ میں ہو اور اپنے شبہات دور کرنا چاہے تو کسی بھی معتبر عالم کی کتاب کے مطالعہ سے یا ان سے گفتگو کرکے اپنے شبہات دور کرسکتا ہے، لیکن واضح رہے کہ جہاں ﴿من يهده الله فلا مضلّ له﴾ ہے وہیں ﴿ومن يضلله فلا هادي له﴾ بھی ہے۔

اس وقت یہ بندۂ ناچیز بھی بانی قادیانیت اور قادیانیت کے بارہ میں اپنے دینی بھائیوں کو کچھ بتانا چاہتا ہے، میں اپنی بات ان ہی

بھائیوں کو پہنچانا چاہتا ہوں جو مجھ پر اعتماد کرتے ہوں، البتہ اگر ان کو محسوس ہو کہ میں علمائے امت کے موقف سے ہٹ کر بات کر رہا ہوں تو ان کو یہ سمجھانے کے لیے تیار ہوں کہ قادیانیت کے بارہ میں میرا وہی موقف ہے جو علمائے دیوبند، مظاہر علوم، ندوۃ العلماء اور علمائے بریلی کا ہے، بلکہ رابطہ عالم اسلامی اور علمائے اسلام کا ہے۔

مرزا غلام احمد کا تعارف

مرزا غلام احمد ضلع گورداس پور (پنجاب) کے قصبہ قادیان میں ۱۸۴۰ء میں پیدا ہوئے، ان کے والد غلام مرتضیٰ اس وقت پانچ گاؤں کے زمیندار تھے، وہ حکیم بھی تھے، مرزا کی تعلیم گھر ہی پر ہوئی، مولوی فضل احمد اور مولوی گل شاہ سے نحو اور منطق پڑھی، طب کی تعلیم اپنے والد سے لی، اس کے بعد وہ اپنے والد صاحب کی زمینداری کے کاموں میں مشغول ہو گئے، بعد میں کسی سبب سے انھوں نے سیالکوٹ کی کچہری میں معمولی تنخواہ پر ملازمت کر لی، ۱۸۶۴ء سے ۱۸۶۸ء تک یہ ملازمت رہی، دوران ملازمت کچھ انگریزی بھی سیکھی، مختاری کا امتحان دیا، ناکام ہو گئے، پھر ملازمت چھوڑ کر قادیان آ گئے، یہاں زمینداری کا کام بھی دیکھتے اور تفسیری مطالعہ بھی کرتے، سادہ لوحی اس

قدر تھی کہ گھڑی میں چابی دینا اور گھڑی دیکھنا بھی ان کے لیے مشکل تھا، کبھی کبھی دائیں بائیں جوتوں میں فرق بھی نہ کر پاتے، جوانی میں ہسٹریا میں مبتلاء ہوئے، ذیابیطیس اور کثرت بول کی بھی شکایت تھی، ضمیمہ اربعین کے صفحہ/۳،۴ پر وہ خود لکھتے ہیں:

> ''ہمیشہ سر درد، دوران سر، کمی خواب اور تشنج دل کی بیماری دورہ کے ساتھ آتی ہے، اور دوسری بیماری جو میرے نیچے کے حصۂ بدن میں ہے وہ بیماری ذیابیطیس ہے کہ ایک مدت سے دامنگیر ہے اور بسا اوقات سو سو دفعہ رات کو یا دن کو پیشاب آتا ہے، اور اس قدر کثرت پیشاب سے جس قدر عوارض ضعف وغیرہ ہوتے ہیں وہ سب میرے شامل حال رہتے ہیں۔''

ان عوارض کے باوجود مرزا صاحب نے مجاہدات بھی خاصے کیے، سیرۃ المہدی میں لکھا ہے کہ ایک بار چھ ماہ تک روزے رکھے، لیکن ۳۱/مارچ ۱۸۹۱ء کو ایک خط میں لکھا کہ اب طبیعت تحمل شدائد مجاہدات نہیں رکھتی۔

مرزا کا پہلا نکاح ۱۸۵۲ء یا ۱۸۵۳ء میں ہوا، مرزا سلطان احمد اور مرزا فضل احمد پیدا ہوئے، ان بی بی کو ۱۸۹۱ء میں طلاق دے

دی، دوسرا نکاح ۱۸۸۴ء میں ہوا تھا ان سے مرزا بشیر الدین محمود، مرزا بشیر احمد اور مرزا شریف احمد پیدا ہوئے۔

۱۸۹۱ء میں مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا، ۱۹۰۱ء میں نبوت کا دعویٰ کیا، ۲۵؍مئی ۱۹۰۸ء کو مرزا صاحب لاہور میں ہیضہ میں مبتلاء ہوئے، ۲۶؍مئی کو انتقال ہو گیا، بقول خود دجالی گدھے (ریل گاڑی) کے ذریعہ قادیان لائے گئے، ۲۷؍مئی ۱۹۰۸ء کو قادیان میں تدفین عمل میں آئی، حکیم نورالدین خلیفہ ہوئے۔

۱۸۵۷ء کے غدر میں جس میں ہزاروں علماء تختۂ دار پر چڑھا دیئے گئے اور لاکھوں مسلمان شہید کر دیئے گئے اور برٹش حکومت مضبوطی سے قائم ہو گئی ان حالات میں مرزا کا خاندان گوروں کا وفادار تھا، حکومت کی پالیسی ہوئی کہ یہاں کے علماء ودانشوروں کو باہمی مخاصمت میں الجھائے رکھو تا کہ وہ متحد ہو کر حکومت کی مخالفت کی نہ سوچیں اور اس کے لیے انگریزوں نے حکمت سے آریہ سماجیوں، مشینری کے پادریوں اور مسلم علماء کو سرگرم کر دیا، ہر طرف مناظروں اور مناقشوں کا بازار گرم تھا جس کی کنٹرولر حکومت برطانیہ تھی، اس میں مرزا غلام احمد نے بھی بھرپور اور مسلم علماء کے نزدیک قابل تعریف حصہ لیا، مگر کسی کو کیا معلوم تھا کہ یہ

سب کچھ کسی پالیسی کے تحت خاص مقصد کے لیے تھا۔

۱۸۷۹ء میں مرزا نے براہین احمدیہ لکھنا شروع کی، جس میں دوسرے علماء ومصنفین کی آراء بھی طلب کیں، پہلا حصہ جب شائع ہوا تو اگرچہ علماء نے اس میں فضول طول بیانی محسوس کی لیکن اسلام کی صداقت اور عیسائیت وآریہ سماجی عقائد کا معقول رد اور طریق استدلال دیکھ کر کتاب کی تعریف کی، مرزا نے اس طرح کی پچاس جلدوں کے شائع کرنے کا اعلان کیا اور پڑھنے والوں سے پچاس جلدوں کی قیمت کا پیشگی تعاون مانگا، چنانچہ بہت سے لوگوں نے پچاس جلدوں کا مطالبہ مرزا کو بھیج بھی دیا، علماء کی تائید اور مرزا کے اعلان ہی پر غالباً پیسوں کی آمد شروع ہوئی، شاید حقیقۃ الوحی ص/۲۱۱ پر مرزا نے اسی کو ان الفاظ میں لکھا ہے:

''مجھے اپنی حالت پر خیال کر کے اس قدر بھی امید نہیں تھی کہ دس روپیہ ماہوار بھی آئیں گے مگر خدائے تعالیٰ جو غریبوں کو خاک میں سے اٹھاتا ہے اور متکبروں کا خاک میں ملاتا ہے اس نے میری ایسی دستگیری کی کہ میں یقین کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ تین لاکھ کے قریب روپیہ آ چکا ہے

اور شاید اس سے زیادہ ہو۔''

اسی کے حاشیہ پر لکھتے ہیں:

''اگرچہ منی آرڈروں کے ذریعہ ہزار ہا روپئے آچکے ہیں مگر اس سے زیادہ وہ ہیں جو مخلصین نے آکر دیئے اور خطوط کے اندر نوٹ آئے اور بعض مخلصوں نے نوٹ یا سونا اس طرح بھیجا کہ انھوں نے اپنا نام بھی ظاہر نہیں کیا اور مجھے اب تک معلوم نہیں کہ ان کے نام کیا ہیں۔''

کتاب براہین احمدیہ کی تالیف واشاعت کا سلسلہ ۱۸۸۰ء سے ۱۸۸۴ء تک جاری رہا، چوتھے حصہ پر سلسلہ رک گیا، پانچواں حصہ ۱۹۰۵ء میں آیا، پہلے دوسرے حصہ کی تشبیب کے بعد تیسرے چوتھے حصوں سے اپنے مقصد کی جانب گریز شروع ہوا، اسلامی انجمنوں کی خدمت میں التماس ضروری اور مسلمانوں کی نازک حالت اور انگریزی گورنمنٹ'' کے عنوان سے انگریزی حکومت کی کھل کر مدح وتوصیف کی اور مسلمانوں پر اس کے احسانات گنائے اور اس بات کی پرزور اپیل کی کہ تمام اسلامی انجمنیں مل کر ایک میموریڈم تیار کریں اور اس پر تمام سربرآوردہ مسلمانوں سے دستخط کرا کر گورنمنٹ میں بھیجیں، اس

میں اپنی خاندانی خدمات کا بھی تذکرہ ہے، اسی کے ساتھ جہاد کی ممانعت کی بھی پرزور تحریک ہے۔(۱)

اب سمجھ میں آگیا ہوگا کہ عیسائیوں کے مناظروں اور عیسائیوں کے خلاف لکھنے کا مقصد صرف یہی تھا کہ مسلمان ان باتوں میں الجھے رہیں اور حکومت برطانیہ کے خلاف متحد ہوکر جہاد نہ بول دیں، دوسرے مرزا کو مسلمان حکومت برطانیہ کا ایجنٹ نہ سمجھیں اس لیے کہ حکومت برطانیہ کا مذہب عیسائیت تھا اور اب بھی ہے۔

مرزا کی براہین احمدیہ کی تعریف سب سے زیادہ جناب مولانا محمد حسین بٹالوی نے اپنے رسالہ ''اشاعت السنّہ'' میں کی تھی لیکن جب مرزا نے پینترا بدلا تو مولانا، مرزا کے مقابلہ پر آگئے، مرزا نے جب براہین قاطعہ میں اس بات کا اظہار کیا کہ الہام کا سلسلہ برابر جاری ہے اور جاری رہے گا اور انبیاء کی وراثت علم لدنی اور نوریقین اور علم قطعی کے باب میں جاری ہے، اور انھوں نے بار بار اظہار کیا کہ وہ خدا کی طرف سے مامور اور عصر حاضر کے مجدد ہیں اور ان کو حضرت مسیحؑ سے مماثلت ہے، اگرچہ مرزا ابھی تک عیسیٰؑ کے آسمان پر اٹھائے

(۱) دیکھیں براہین احمدیہ جلد سوم

جانے اور دوبارہ اترنے کے خلاف نہ تھے بلکہ اس سلسلہ میں اس وقت تک ان کا عقیدہ اہل سنت کے مطابق تھا جسے انھوں نے براہین احمدیہ میں ظاہر بھی کیا ہے، لیکن جب مرزا الہامات گڑھنے لگے اور کھل کر اہل سنت کے طریق سے ہٹنے لگے تو علماء بھی ان کے مقابلہ پر آ گئے۔

ایک طرف وہ الہامات کا دعویٰ کرتے، دوسری جانب کھلے فریب سے بھی گریز نہ کرتے، انھوں نے براہین احمدیہ کی پچاس جلدیں لکھنے کا اعلان کیا تھا اور اس کے لیے نہ جانے کتنا پیسہ پیشگی جمع کر لیا تھا، ۱۸۸۰ء میں اس کی تالیف کی ابتداء ہوئی اور پچیس سال بعد ۱۹۰۵ء میں اس کی پانچویں جلد آئی تو اس میں بڑی جرأت اور بے حیائی سے لکھا:

''پہلے پچاس حصے لکھنے کا ارادہ تھا مگر پچاس سے پانچ پر اکتفا کیا اور چونکہ پچاس اور پانچ کے عدد میں صرف ایک نقطہ کا فرق ہے اس لیے پانچ حصوں سے وہ وعدہ پورا ہو گیا۔''

۱۸۹۱ء میں مرزا نے حکیم نورالدین کے مشورہ سے مثیل مسیح ہونے کا دعویٰ کیا اور لکھا کہ اس عاجز کو حضرت مسیح کی فطرت سے ایک خاص مشابہت ہے، اور اسی فطری مشابہت کی وجہ سے مسیح کے نام پر یہ عاجز بھیجا گیا، تاکہ صلیبی اعتقاد کو پاش پاش کر دیا جائے، سو میں صلیب کو

توڑنے اور خنزیروں کے قتل کرنے کے لیے بھیجا گیا ہوں، میں آسمان سے اترا ہوں ان پاک فرشتوں کے ساتھ جو میرے دائیں بائیں تھے۔(۱)

لیکن احادیث میں نزول مسیح کے بارہ میں جو کچھ موجود ہے اور جو حالات اور اترنے کی کیفیات مندرج ہیں ان میں سے ایک بات بھی مرزا جی میں نہیں پائی جا رہی تھی، لہٰذا انھوں نے ان تمام روایات کی بعید از قیاس تاویلیں شروع کیں، اولاً تو بڑے زور وشور سے توضیح المرام ص/۲ پر لکھا کہ:

''اس نزول سے مراد درحقیقت مسیح بن مریم کا نزول نہیں بلکہ استعارہ کے طور پر ایک مثیل مسیح کے آنے کی خبر دی گئی ہے، جس کا مصداق حسب اعلام والہام الٰہی یہی عاجز ہے۔''

یہ واضح رہے کہ مرزا نزول مسیح میں پہلے وہی عقیدہ رکھتے تھے جو احادیث سے ثابت ہے اور جوامت کا عقیدہ ہے اسے وہ براہین احمدیہ میں لکھ بھی چکے تھے، لیکن اب وہ ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ میں نے یہ دعویٰ کسی منصوبہ کے تحت نہیں کیا بلکہ یہ ایک حقیقت ہے، وہ کشتی نوح کے ص/۹۷ پر لکھتے ہیں: مجھے اس منصوبہ کا خیال ہوتا تو میں براہین

(۱) فتح اسلام حاشیہ ص/۹

احمدیہ میں کیوں لکھتا کہ عیسیٰ بن مریم آسمان سے دوبارہ آئے گا، سو چونکہ خدا جانتا تھا اس نکتہ پر علم ہونے سے یہ دلیل ضعیف ہوجائے گی اس لیے گو اس نے براہین احمدیہ کے تیسرے حصہ میں میرا نام مریم رکھا، پھر جیسا کہ براہین احمدیہ سے ظاہر ہے دو برس تک صفت مریمیت میں میں نے پرورش پائی اور پردے میں نشو ونما پاتا رہا پھر جب اس پر دو برس گذر گئے تو جیسا کہ براہین احمدیہ کے حصہ چہارم ص/۴۹۶ میں درج ہے مریم کی طرح عیسیٰ کی روح مجھ میں نفخ کی گئی اور استعارہ کے رنگ میں مجھے حاملہ ٹھہرایا گیا، آخر کئی مہینہ کے بعد جو دس مہینہ سے زیادہ نہیں بذریعہ اس الہام کے جو سب سے آخر براہین احمدیہ کے حصہ چہارم ص/۵۵۶ میں درج ہے مجھے مریم سے عیسیٰ بنایا گیا پس اس طور سے میں ابن مریم ٹھہرا، اور خدا نے براہین احمدیہ کے وقت میں اس سرّ خفی کی مجھے خبر نہ دی، حالانکہ وہ سب خدا کی وحی جو اس راز پر مشتمل تھی میرے پر نازل ہوئی اور براہین میں درج ہوئی مگر مجھے اس کے معنوں اور اس ترتیب پر اطلاع نہ دی گئی، اسی واسطے میں نے مسلمانوں کا رسمی عقیدہ براہین احمدیہ میں لکھ دیا تا کہ میری سادگی اور بناوٹ پر وہ گواہ ہو، وہ میرا لکھنا جو الہامی نہ تھا محض رسمی تھا مخالفوں کے

لیے قابل استناد نہیں۔ (**نعوذ باللہ من هذه الهفوات**).

یہ بات متفق علیہ ہے کہ آخری نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں، آپ کے بعد کوئی نبی نہ آئے گا، حضرت عیسیٰ علیہ السلام آخر زمانہ میں جو آسمان سے اتریں گے وہ پہلے سے نبی ہیں، لہٰذا یہ تو ثابت ہی ہے کہ مرزا ہرگز ہرگز نبی نہ تھا، آگے اس کا بیان تفصیل سے آئے گا۔ مرزا نے مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا مگر نزول مسیح علیہ السلام کے بارہ میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے جو خبریں دیں ہیں ان کے لیے جو زمانہ بتایا ہے ان کے نزول کی جو کیفیات بتائی ہیں ان میں سے ایک بھی مرزا پر صادق نہیں آتیں، آگے اس کا بیان تفصیل سے آئے گا۔ مرزا نے مہدی ہونے کا دعویٰ کیا، حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے مہدی آخر الزماں کے بارہ میں جو علامات بتائیں اور جو جو حالات بتائے ایک بھی مرزا پر منطبق نہیں ہوتے، لہٰذا مرزا مہدی بھی نہیں، آگے اس کا بھی بیان آئے گا۔

تو جب مرزا کا نبی ہونا محال ہے اور وہ نہ مسیح ہے نہ مہدی تو معاف کیجئے اس کی ہفوات کا تجزیہ کرنے دیجئے۔

مرزا جی کہتے ہیں کہ میں نے براہین احمدیہ میں نزول عیسیٰ کے بارہ میں مسلمانوں کا رسمی عقیدہ لکھ دیا، مسلمانوں کا یہ عقیدہ رسمی تھا یا

کتاب وسنت سے ثابت شدہ تھا؟ کتاب وسنت سے ثابت شدہ عقیدہ کو رسمی عقیدہ کہنا کہنے والے کو کیا ثابت کرتا ہے؟ کیا اسے کتاب وسنت کا مخالف نہ کہیں گے، جو کتاب وسنت کا مخالف ہے وہ نہ مجدد ہے، نہ مصلح ہے بلکہ اسے تو نبی آخرالزماں علیہ السلام کا دشمن کہیں گے۔

میں کہتا ہوں کہ براہین احمدیہ شیطانی الہامات کا خزینہ ہے، اس میں کچھ باتیں تو مسلمانوں کو اپنے جال میں پھانسنے کے لیے معقول لکھی گئیں، باقی سب گمراہ کن باتیں ہیں، جن کو دیکھ کر بہت جلد علماء نے اس کی مخالفت کی تھی۔

مرزاجی دو سال تک مریم رہے اور پردہ بھی کیا، استعارہ کے رنگ میں حاملہ بھی ٹھہرایا گیا، مرزاجی نے اس سلسلہ میں اپنے گھر والوں کی کوئی گواہی نہیں پیش کی، جب انھوں نے پردہ کیا ہوگا تو گھر والوں کا ان کے بارہ میں کیا خیال ہوا ہوگا، پھر استعارہ کے طور جب انھیں حاملہ ٹھہرایا گیا اور اس پر مہینے گزرنے شروع ہوئے تو گھر والوں نے کچھ پوچھ تاچھ نہ کی؟ لگتا ہے ان کی یہ تحریر یہ سب مراحل گذر جانے کے بعد لکھی گئی، اگر اسی زمانہ میں اعلان ہوتا تو شاید لوگ دیکھنے کو دوڑ پڑتے، اور ظاہر ہے یہ مراحل مسیح موعود کے دعوے سے پہلے گذرے

ہیں ورنہ عقیدت مندوں کا تانتا بندھ جاتا، لگتا ہے براہین احمدیہ کی تالیف وطباعت کی سست رفتاری کا یہی سبب رہا۔

ذرا سوچیے! ایک شادی شدہ مرد جب عورت بن کر پردہ کرے گا تو ظاہر ہے پورے گھر والے اس کو دیکھیں گے اور اگر گھر والوں کو کوئی خرق عادت بات لگے گی تو وہ خود اس کو شہرت دیں گے، لیکن شاید گھر والوں کو وہ شرم کی بات معلوم ہوئی اور انھوں نے اسے دبا دیا، لیکن بعد میں مرزاجی نے اسے خرق عادت سمجھ کر ظاہر کر دیا، کاش کہ وہ اور ان کے گھر والے کسی طبیب حاذق سے رجوع کرتے تو خرق عادت بات ہوتی تو ان کی شہرت اور دعوؤں کی صداقت میں معاون ہوتی، لیکن وہ تو خود طبیب تھے، سب پی گئے اور بعد میں اس سے فائدہ اٹھایا۔

میرے علم میں ایک سے زیادہ ایسے بچے ابھی موجود ہیں جن کے پیشاب کے مقام دو طرح کے تھے، مرد کا عضو تناسل اور عورت کی فرج، پھر آپریشن کے ذریعہ فرج ختم کر دی گئی، اور مرد کا عضو تناسل باقی رکھا گیا۔ میرے ایک معتبر ساتھی نے ایک شخص کے بارہ میں بتایا، جس کے دونوں مقامات تھے، ایک عرصہ تک وہ مردانہ عضو تناسل سے پیشاب کرتا رہا اور لڑکوں میں رہتا رہا، جوانی کے قریب اس کے پستان

ابھر آئے، مردانہ عضو تناسل مرجھا گیا، فرج سے پیشاب ہونے لگا، اس نے زنانہ کپڑے پہن لیے، اس کی شادی ہوگئی اور اس نے بچے جنے۔ میرے علم میں ایک ایسی شادی شدہ عورت ہے کہ اس نے خود اقرار کیا اور اس کے گھر والوں نے یقین کیا کہ اس کو حمل ہے، بڑی خوشیاں منائی جانے لگیں اور حمل غائب ہوگیا۔

خنثیٰ مشکل سے اس کا امکان ہے کہ غلبۂ رجولیت کے زمانہ میں وہ شادی کرے اور باپ بھی بن جائے لیکن جب غلبۂ نسوانیت ہو اور وہ شریف گھرانے سے تعلق رکھتا ہو تو پردہ کرنے لگے، اس دوران کوئی حادثہ بھی ممکن ہے، پھر اسے گمان ہو کہ حمل ہے اور وہ حمل نہ ہو یہاں تک نو مہینے گذر جائیں اور علامات حمل تحلیل ہو جائیں۔

میں ان میں سے کوئی بات مرزا جی پر منطبق نہیں کرنا چاہتا لیکن مرزا جی نے ان خدشات سے براءت کا کوئی انتظام نہ کیا، کاش کہ ان کے گھر والے خاص طور سے ان کی اہلیہ محترمہ اس واقعہ کی گواہی دیتیں اور اس راز سے لوگوں کو آگاہ کرتیں، کاش کہ ان کے گھر والوں کے اس سلسلہ میں کچھ بیانات ہوتے، میرا اپنا گمان ہے کہ مرزا جی کی ہسٹریا اور مالیخولیا کے یہ ہذیانات ہیں جن کو انھوں نے

اپنے مسیح موعود ہونے کے ثبوت میں پیش کر دیا اور ان کے معتقدین نے من وعن مان لیا۔ العیاذ باللہ۔

قادیانیوں نے مرزا جی کے الہامات ایک کتاب میں جمع کر دیئے ہیں جس کا نام ''تذکرہ'' ہے، قادیانی اس کی تلاوت کرتے ہیں، اس میں ص/۲۵۷ پر درج ہے: ''**بشّرنی وقال: إن المسيح الموعود الذی يرقبونه والمهدی المعهود الذی ينتظرونه هو أنت.**'' (جھوٹ بولنے والا کہتا ہے: خدا نے مجھے بشارت دی اور کہا کہ وہ مسیح موعود جس کا لوگ انتظار کرتے ہیں وہ مہدی معہود جس کا لوگ انتظار کرتے ہیں وہ تو ہی ہے)

مرزا نے اپنے کو مہدی ثابت کرنے کے لیے حضرت مہدی سے متعلق کمزور احادیث کا سہارا لے کر صحیح احادیث کی خوب دھجیاں اڑائی ہیں (العیاذ باللہ)، میں اس بحث کو طول دینا نہیں چاہتا، البتہ احادیث سے حضرت مہدی کی ثابت شدہ سیرت اور ان کی واضح معلومات کا مقارنہ مرزا جی سے ضرور کروں گا، یہ مقارنہ جناب مفتی سید محمد سلمان صاحب منصور پوری کے کتابچہ ''حضرت امام مہدی کا ظہور ابھی نہیں ہوا'' میں بھی موجود ہے۔

۱- حضرت امام مہدی کا نام محمد ہوگا، جبکہ مرزا کا نام غلام احمد تھا۔

۲- حضرت مہدی کے والد ماجد کا نام عبداللہ ہوگا، جبکہ مرزا، غلام مرتضٰی کے کپوت تھے۔

۳- حضرت مہدی کی والدہ حضرت آمنہ ہوں گی، جبکہ مرزا کو چراغ بی بی نے جنا تھا۔

۴- حضرت مہدی حسنی سادات سے ہوں گے، جبکہ مرزا مغل برلاس تھے۔

۵- حضرت مہدی مدینہ طیبہ کے باشندہ ہوں گے، جبکہ مرزا قادیان کے تھے۔

۶- حضرت مہدی کا علم لدنی ہوگا، جبکہ مرزا، فضل الٰہی، فضل احمد، سید گل علی شاہ، غلام مرتضٰی کے چیلے تھے۔

۷- حضرت مہدی چالیس سال کی عمر میں ظہور فرمائیں گے اور سات یا آٹھ یا نو سال زندہ رہیں گے، جبکہ مرزا نے مہدویت کا دعویٰ ۴۸/سال کی عمر میں کیا اور اکیس سال بعد اس دنیا سے گئے۔

۸- حضرت مہدی دجال سے جنگ کریں گے، جبکہ مرزا نے جہاد موقوف کیا۔

۹- حضرت مہدی سے مکہ مکرمہ میں بیت اللہ شریف کے پاس بیعت لی جائے گی، جبکہ مرزا کو بیت اللہ شریف کی زیارت ہی نصیب نہ ہوسکی۔

۱۰- حضرت مہدی کے زمانہ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول ہوگا جیسا کہ خود مرزا نے براہین احمدیہ میں لکھا ہے، لیکن مرزا نے میاں مٹھو بنتے ہوئے بکا کہ میں ہی مہدی ہوں اور میں ہی عیسیٰ ہوں۔

۱۱- حضرت مہدی دو سال تک حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے وزیر رہیں گے، جبکہ مرزا نے بکا کہ وہ خود ہی مریم ہے، خود ہی ابن مریم ہے، اور خود ہی مہدی ہے۔

۱۲- حضرت مہدی کی کل عمر زیادہ سے زیادہ ۴۹/سال ہوگی، جبکہ مرزا کی عمر ۶۸ یا ۶۹/برس ہوئی۔ یہ بھی ہے کہ حضرت مہدی ستر ہزار کا لشکر لے کر قسطنطنیہ فتح کریں گے، جبکہ مرزا کے زمانہ میں قسطنطنیہ دار الاسلام تھا، فتح کرنے کا سوال ہی نہ تھا۔

یہ ایک درجن علامات کا مقارنہ میں نے پیش کیا، اہل سنت تو کسی شک وشبہ میں نہیں، لیکن قادیانیوں میں سے ان ہی کو ان حقائق کو سمجھنے کی توفیق ہوگی جن کو اللہ تعالیٰ توفیق سے نوازیں گے۔

مرزا نے نزول مسیح کے سلسلہ میں بھی صحیح احادیث سے ثابت شدہ علامات اپنی کھراد پر چڑھایا ہے، قادیان کو دمشق بتایا، دو زرد چادروں کو اپنی اوپر نیچے کی بیماریوں سے تعبیر کیا، منارۂ شرقی کو ثابت کرنے کے لیے قادیان کے شرقی حصہ میں منارہ تعمیر کرانا شروع کردیا مگر اس کی تکمیل جھوٹے مسیح کی وفات کے بعد مرزا بشیر الدین محمود کے زمانہ میں ہوئی، وہی مرزا جنھوں نے براہین میں حضرت مسیح کے آسمان پر زندہ رہنے اور اترنے کے دلائل دیئے تھے، اب وہی اعتراض میں بے باک نظر آتے ہیں، حضرت مسیح کو طنزاً نہایت بوڑھا بتاتے ہیں، قتل خنازیر کا مذاق اڑاتے ہیں، یورپین قوم کو دجال، ریل کو دجال کا گدھا، روسیوں کو یاجوج ماجوج ٹھہراتے ہیں، بہرحال اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا سچا امتی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صحیح خبروں کی مرزا کے ذریعہ ان بیجا تاویلات کو سن کر مرزا سے متنفر ہوگا، ہم یہاں پھر صحیح اخبار سے حضرت مسیح علیہ السلام کی ثابت شدہ علامات کا مرزا کی علامات سے موازنہ کریں گے، تاکہ کم سے کم اپنوں کو اطمینان ہو اور ہوسکتا ہے کوئی مرزائی بھی ہدایت پالے۔

مسیح موعود حضرت عیسیٰ علیہ السلام چوتھے آسمان پر ہیں، وہ اللہ

کے حکم سے آخر زمانہ میں دجال کے قتل کرنے کو آسمان سے اتریں گے، حضرت مسیح کا نام عیسیٰ ہے، ماں کا نام مریم ہے، بے باپ کے قدرت خداوندی سے بیت المقدس سے آٹھ میل دور بیت لحم میں پیدا ہوئے، جبکہ مرزا کا نام غلام احمد، ماں کا نام چراغ بی بی، باپ کا نام غلام مرتضیٰ، قادیان میں پیدا ہوئے، ابن مریم بننے کے لیے گڑھ کر خود ہی کو مریم بتایا، پردہ کیا، حاملہ ہوا اور تحلیل ہوکر ابن مریم بن گیا (العیاذ باللہ) تو پھر یہ مسیح موعود کیسے ہوسکتا ہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے اتریں گے، جبکہ مرزا آسمان سے نہیں اترا، آسمان سے اترتے وقت حضرت عیسیٰ دو زرد رنگ کی چادریں پہنے ہوں گے، ہاتھ میں ایک ہتھیار ہوگا، دمشق کی جامع مسجد کے شرقی گوشہ میں نزول ہوگا، صبح کی نماز کا وقت ہوگا، جماعت تیار ہوگی، حضرت مہدی موجود ہوں گے، جب لوگوں کو علم ہوگا، سب بہت خوش ہوں گے، حضرت مہدی آپؑ سے نماز پڑھانے کو کہیں گے، لیکن وہ حضرت مہدی ہی کو امامت کے لیے بڑھائیں گے، ایسا امت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی فضیلت ظاہر کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ کے حکم سے کریں گے، پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام مسلمانوں کی فوج کے ساتھ

دجال کا مقابلہ کریں گے، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی سانس جس کافر کو لگے گی وہ مرجائے گا، حضرت عیسیٰ علیہ السلام جو ہتھیار لے کر اترے تھے اسی سے دجال کو قتل کریں گے، یہ ساری باتیں صحیح حدیثوں سے ثابت ہیں، ان میں سے ایک کا بھی مرزا پر انطباق نہیں ہوتا۔

مرزا کو ان ساری باتوں کا علم تھا کہ ان کا دعویٰ مہدیت ودعوی مسیحیت دونوں اللہ کے رسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی خبروں سے مطابقت نہیں رکھتے، لیکن وہ برابر ان اخبار میں بعض کا انکار اور بعض کی بعید از قیاس تاویلیں کر کے اپنے مریدین میں اپنا الّو کیوں سیدھا کرتے رہے؟ اس کے دو ہی جواب ہوسکتے ہیں، یا تو ان کی بیماریوں نے ان کو ایک خاص قسم کے جنون میں مبتلاء کردیا تھا، (میں نے ایسے مجنونوں کے حالات سنے اور پڑھے ہیں جن کو بکثرت کشف ہوتا تھا اور وہ بڑی اونچی باتیں کرتے تھے) اور وہ جنون ان سے یہ سب کچھ کروا رہا تھا، یا پھر برطانیہ کے اشارہ پر یہ سارا ڈھکوسلا اور دنیاوی اعتبار سے کامیاب ڈھکوسلا چل رہا تھا، اور اس میں تو کوئی شک ہی نہیں کہ جس شیطان نے نمرود اور فرعون سے خدائی کا دعویٰ کروایا تھا اسی نے مرزا سے مجددیت، مہدویت اور مسیحیت اور محدثیت کا دعویٰ

کروایا اور اسی پر بس نہیں، ضلالت وبطالت اور آگے کی منزل طے کرتی ہے، مرزا پر اب احکام نازل ہونے لگے، اور انھوں نے نبوت کا بھی دعویٰ کردیا، ۱۹۰۲ء میں مجلس ندوۃ العلماء پر واضح کرنے کے لیے ''تحفۃ الندوہ'' نام کا رسالہ لکھا، اس کے صفحہ/۴ پر لکھتے ہیں:

''پس جیسا کہ میں نے بار بار بیان کردیا ہے کہ یہ کلام جو میں سناتا ہوں یہ قطعی اور یقینی طور پر خدا کا کلام ہے، جیسا کہ قرآن اور توریت خدا کا کلام ہے، اور میں خدا کا ظلّی اور بروزی طور پر نبی ہوں اور ہر ایک مسلمان کو دینی امور میں میری اطاعت واجب ہے، اور ہر ایک جس کو میری تبلیغ پہنچ گئی گو وہ مسلمان ہے مگر مجھے اپنا حَکَم نہیں ٹھہراتا اور نہ مجھے مسیح موعود مانتا ہے اور نہ میری وحی کو خدا کی طرف سے جانتا ہے وہ آسمان پر قابل مؤاخذہ ہے، کیونکہ جس امر کو اس نے اپنے وقت پر قبول کرنا تھا رد کردیا، میں صرف یہ نہیں کہتا کہ میں اگر جھوٹا ہوتا تو ہلاک کیا جاتا بلکہ میں یہ بھی کہتا ہوں کہ موسیٰ اور عیسیٰ اور داؤد اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح میں سچا ہوں اور میری تصدیق کے

لیے خدا نے دس ہزار سے بھی زیادہ نشان دکھلائے ہیں، قرآن نے میری گواہی دی ہے، رسول اللہؐ نے میری گواہی دی ہے کہ جو یہی زمانہ ہے، پہلے نبیوں نے میرے آنے کا زمانہ متعین کردیا ہے، اور قرآن بھی میرے آنے کا زمانہ متعین کرتا ہے جو یہی زمانہ ہے اور میرے لیے آسمان نے بھی گواہی دی ہے، اور زمین نے بھی، اور کوئی نبی نہیں جو میرے لیے گواہی نہیں دے چکا۔''

پوچھیے علماء دیوبند سے، علمائے مظاہرعلوم سے، علمائے ندوۃ العلماء سے، علمائے بریلی سے، قرآن مجید کی کس آیت سے مرزا کی گواہی ثابت ہوتی ہے، کس حدیث میں مرزا کا ذکر ہے؟ جواب نفی میں ہوگا۔ ہاں میں کہتا ہوں کہ قرآن مجید کی سورۂ احزاب آیت/ ۳۶ میں مرزا اور مرزا جیسوں کا ذکر ہے: ﴿**ومن یعص اللہ ورسولہ فقد ضلّ ضلالا مبینا**﴾ (اور جس نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی وہ کھلی ہوئی گمراہی میں جا پڑا) اسی طرح حدیث میں آتا ہے کہ میری امت میں تیس کذّاب ہوں گے، ان میں سے ہر ایک نبوت کا دعویٰ کرے گا، یہ بات مسند احمد کی ایک طویل حدیث میں موجود ہے:

''**روی أحمد عن ثوبانؓ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ...... وإنہ سیکون فی أمتی کذّابون ثلاثون، کلھم یزعم أنہ نبی، وأنا خاتم النبیین، لا نبی بعدی**''(۱)

(حضرت ثوبانؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، میری امت میں تیس کذاب ایسے ہوں گے کہ ان میں کا ہر ایک دعویٰ کرے گا کہ وہ نبی ہے، حالانکہ میں آخری نبی ہوں اور میرے بعد کوئی نبی نہیں)۔

پس حدیث لانبی بعدی سننے کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے سوا کہ وہ تو پہلے سے نبی ہوں گے اور وہ نبوت کا دعویٰ کریں گے بھی نہیں، حضرت مہدی کی قیادت میں مسلمان ان کو پہچان کر خود ہی ان کا استقبال کریں گے، باقی کوئی اور نبوت کا دعویٰ کرے تو اس سے ثبوت نہ طلب کریں گے، سیدھے اس کو جھوٹا کہیں گے، پس مرزا نرے جھوٹے تھے، ان کے جھوٹ اور ان کی انسانیت سے گری ہوئی باتوں سے ان کی سیرت پُر ہے، یہاں کچھ کا تذکرہ کیا جاتا ہے۔

(۱) مسند احمد ج/ ۵، ص/ ۲۷۸

پہلے مرزا کی کذب بیانی کی کچھ مثالیں:

تحفۃ الندوہ میں مرزا نے لکھا کہ اگر قرآن نے میرا نام ابن مریم نہیں رکھا تو میں جھوٹا ہوں۔

تمام علماء وحفاظ سے معلوم کر لیجئے! قرآن مجید میں جہاں جہاں ابن مریم آیا ہے وہ عیسیٰ ابن مریم کے لیے آیا ہے یا غلام احمد بن چراغ بی بی کے لیے آیا ہے، یہ کھلا ہوا جھوٹ ہے، اس پر مرزا نے کہا کہ ''اگر قرآن مجید نے میرا نام ابن مریم نہیں رکھا تو میں جھوٹا'' اور قرآن مجید نے ان کا نام ابن مریم نہیں رکھا، اس لیے مرزا بقول خود جھوٹے ہوئے۔

مرزا نے ازالۂ اوہام ص/۷۷ پر لکھا کہ ''تین شہروں کا نام اعزاز کے ساتھ قرآن شریف میں درج کیا گیا ہے، مکہ، مدینہ، قادیان''۔

ناظرہ پڑھنے والے خود ڈھونڈ لیں، حفاظ سے معلوم کر لیں، قادیان کا نام قرآن مجید میں کہیں نہیں آیا ہے، کیا یہ مرزا کا کھلا ہوا جھوٹ نہیں ہے، جو قرآن مجید نہیں پڑھے ہیں وہ یہی سمجھیں گے کہ کیا مرزا جی قرآن مجید میں بھی جھوٹ بولیں گے، ایسے لوگ دھوکا نہ کھائیں، مرزا جی جم کر جھوٹ بولتے ہیں۔

سیالکوٹ کے ایک لیکچر میں بکا کہ:

''تمام نبیوں کی کتابوں سے اور ایسا ہی قرآن شریف سے بھی یہ معلوم ہوتا ہے کہ خدا نے آدم سے لے کر اخیر تک دنیا کی عمر سات ہزار برس رکھی ہے۔''(۱)

یہ کھلا ہوا جھوٹ ہے، قرآن کریم میں تو کہیں یہ بیان نہیں ہے، حافظوں سے پوچھئے، عالموں سے پوچھئے، خود تلاش کیجئے، اور اس کذب بیانی کی داد دیجئے، دوسری کتب سماویہ کے بارہ میں میری معلومات نہیں لیکن جب قرآن مجید جیسی محفوظ ترین کتاب پر یہ کھلا جھوٹ گڑھا جا سکتا ہے تو دوسری کتب سماویہ کے بارہ میں بھی اڑایا ہی گیا ہوگا۔

کتاب البریہ، روحانی خزائن/۱۳، ص/۲۰۵، ۲۰۶ پر لکھتے ہیں:

''بہت سے اہل کشف نے خدا سے الہام پا کر خبر دی تھی کہ مسیح موعود چودھویں صدی کے سر پر ظہور کرے گا، اور یہ پیش گوئی اگرچہ قرآن مجید میں صرف اجمالی طور پر پائی جاتی ہے، لیکن احادیث کی رو سے اس قدر تواتر تک پہنچی ہے کہ جس کا کذب عند العقل ممتنع ہے''۔

العیاذ باللہ! جھوٹ کی بھی انتہا ہوگئی، قرآن شریف کی کس آیت میں اجمالی طور پر اس کا ذکر ہے؟ علماء سے پوچھ ڈالیے اور

(۱) یہ لیکچر روحانی خزائن ج/۲، ص/۲۰۷ پر درج ہے

قادیانی مفسر ومترجم محمد علی لاہوری نے بھی بیان القرآن میں اس اجمال کی طرف کوئی اشارہ نہیں کیا ہے، رہی بات حدیث سے اس بیان کا تواتر تک پہنچنا تو دور کی بات ہے کسی مفرد حدیث میں بھی مسیح موعود کا چودہویں صدی میں ہونا مذکور نہیں، اصل میں مرزا جی چودہویں صدی میں گذرے ہیں اس لیے بات گڑھی۔

مرزا جی نے ایام الصلح وروحانی خزائن/۱۴،ص/۳۹۴ پر لکھا:

''کوئی یہ ثابت نہیں کرسکتا کہ میں نے کسی انسان سے قرآن یا حدیث یا تفسیر کا ایک سبق بھی پڑھا ہے۔''

صحیح ہے ''دروغ را حافظہ نہ باشد'' ملاحظہ فرمائیں! وہ خود کتاب البریہ ص/۱۲۸ حاشیہ، روحانی خزائن ۱۳،ص/۱۷۹ پر لکھتے ہیں:

''جب میں چھ سات سال کا تھا تو ایک فارسی خواں معلم میرے لیے نوکر رکھا گیا، جنھوں نے قرآن شریف اور چند فارسی کتابیں مجھے پڑھائیں۔''

یہ تھے مرزا جی کے جھوٹ۔ مشتے از خروارے۔ اب آیئے مرزا جی کی پیشین گوئیوں کا جائزہ لیں، ان کا دعویٰ تو دس ہزار نشان کا ہے، جن کو یا تو وہ خود جانتے ہیں یا ان کے مقربین، لیکن جن کی تحریری شکل میں بطور پیشین گوئی کی، ان میں سے ایک بھی پوری نہ ہوئی۔

مرزا نے ۵/جون ۱۸۸۲ء کو اعلان کیا کہ مجھے خبر دی گئی کہ عبداللہ آتھم ۱۵/ماہ بعد یعنی ۵/ستمبر ۱۸۸۴ء کو مرجائے گا، ساتھ میں یہ بھی اعلان کیا کہ اگر میری یہ بات پوری نہ ہوئی تو میں ہر سزا کا مستحق ہوں، یہ بھی لکھا کہ ''آسمان وزمین اپنی جگہ سے ٹل سکتے ہیں مگر میری پیشین گوئی کا ٹلنا ممکن نہیں۔''(۱)

عبداللہ آتھم مرزا کے مقررہ وقت پر نہ مرا، اس نے ۱۵/ستمبر کو رسالہ ''نادار'' میں اعلان کیا کہ ''غلام احمد کی پیشین گوئی جھوٹی ثابت ہوئی، میں موجود ہوں، صحیح سلامت ہوں، اور یہ کہ مرزا غلام احمد کا کہنا کہ میں مسیحیت سے پھر گیا ہوں اس کی جھوٹی پیشین گوئیوں کی طرح جھوٹ ہے۔

اصل میں ڈپٹی عبداللہ آتھم مسیحی تھا، مرزا نے اس سے مناظرہ کیا، اور یہ پیشین گوئی داغ دی، عیسائیوں سے مرزا کے مناظرہ سے دھوکا نہ کھانا چاہئے، یہ عیسائیوں سے مناظرے صرف مسلمانوں کو دھوکا دینے کے لیے تھے اور دکھاوے کے لیے ورنہ مرزا حضور گورنمنٹ عالیہ میں ایک عاجزانہ درخواست کے تحت کتاب ''تریاق القلوب'' کے ص/۳۱ ضمیمہ پر لکھتے ہیں:

(۱) الحرب المقدس، ص/۱۸۸

''میں اس بات کا بھی اقراری ہوں کہ جب بعض پادریوں اورعیسائی مشنریوں کی تحریر نہایت سخت ہوگئی اور حداعتدال سے بڑھ گئی، اور بالخصوص پرچہ ''نورافشاں'' میں جو ایک عیسائی اخبار لدھیانہ سے نکلتا ہے، نہایت گندی تحریریں شائع ہوئیں، اوران مؤلفین نے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت نعوذ باللہ ایسے الفاظ استعمال کیے تو مجھے ایسی کتابوں اوراخباروں کے پڑھنے سے یہ اندیشہ دل میں پیدا ہوا کہ مبادا مسلمانوں کے دلوں میں جو ایک جوش رکھنے والی قوم ہے ان کلمات کا کوئی سخت اشتعال دینے والا اثر پیدا ہو، تب میں نے ان جوشوں کو ٹھنڈا کرنے کے لیے صحیح اور پاک نیت سے یہی مناسب سمجھا کہ اس عام جوش کو دبانے کے لیے حکمت عملی یہی ہے کہ ان تحریرات کا کسی قدر سختی سے جواب دیا جائے تا سریع الغضب انسانوں کے جوش فرو ہو جائیں اور ملک میں کوئی بے امنی پیدا نہ ہو۔''

غرض کہ مرزا کی مسیحیوں کی مخالفت مسیحیوں ہی کی مصلحت کے لیے تھی، وہ تو تریاق القلوب میں لکھ چکے ہیں کہ مسیحی حکومت کی تعریف

میں انھوں نے پچاس الماریاں بھر کے کتابیں لکھیں اور پھیلائیں، انھوں نے برطانیہ حکومت کو ''گورنمنٹ محسنہ'' لکھا، اس سے جہاد ناجائز بتایا، کیوں نہ ہوتا، مسیحیوں ہی نے مرزا کو اس مہم پر کھڑا کیا تھا۔

مرزا جب پچاس کے لپیٹے میں تھے، نوعمر کنواری محمدی بیگم کا خواب دیکھنے لگے، پیغام دے دیا، انکار ہوگیا، دھمکی بھی دی، منت سماجت بھی کی، بڑی اشتہار بازی کی، کام نہ چلا تو شیطانی الہام سنایا، جھوٹ بول کر اسے اللہ تعالیٰ سے لگایا کہ اللہ نے اس کا نکاح مجھ سے کر دیا ہے، لاتبدیل لکلمات اللہ، اس کا نکاح تو مجھ سے ہو کر رہے گا، لیکن جب دیکھا کہ اب تو محمدی بیگم کا نکاح سلطان محمد سے ہونے والا ہے تو انھوں نے پیشین گوئی بھی کر دی کہ اگر محمدی بیگم کا نکاح کسی اور سے ہوا تو وہ ڈھائی سال میں مر جائے گا، اس سلسلہ میں مرزا کے بیٹے سلطان احمد اور اس کی ماں نے مرزا کا تعاون نہ کیا تو مرزا نے سلطان احمد کو عاق کر دیاا اور اس کی ماں کو طلاق دے دی۔ لیکن مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی، محمدی بیگم کا نکاح سلطان محمد سے ہو گیا اور سلطان محمد مرزا کے مرنے کے بعد ایک طویل عرصہ تک زندہ رہے۔

اس قصہ کے سلسلہ میں مرزا کی جملہ اشتہار بازی کا مطالعہ کیا

جائے تو یہی نہیں کہ محمدی بیگم سے مرزا کے نکاح کی پیشین گوئی جھوٹی ثابت ہوئی بلکہ اس میں دسیوں پیشین گوئیاں ہیں جو ایک طرف سے جھوٹی ثابت ہوئیں، مگر واہ رے مرزا اور ان کے ماننے والے۔

مرزا نے اپنی حاملہ بیوی کے بارہ میں پیشین گوئی کی کہ بچہ پیدا ہوگا، لیکن بچی پیدا ہوئی، دوبارہ حمل ہوا، مرزا نے پیشین گوئی کی کہ اس بار دیکھ لینا ولد صالح آئے گا، مگر پھر بچی آئی، تیسری باری ۱۹۰۷ء میں بیوی حاملہ ہوئی، پھر بیٹے کی پیشین گوئی کی، اس بار تو مرزا جی خود ہی ۱۹۰۸ء میں چل بسے۔(۱)

مرزا کی یہ پیشین گوئیاں تو پوری نہ ہوئیں البتہ اس سے بچیوں کے بارہ میں مرزا کی ذہنیت آشکارا ہوگئی۔

۱۸۹۹ء میں مرزا کے یہاں ایک لڑکا پیدا ہوا، مرزا نے پیشین گوئی کی یہ زندہ رہ کر اصلاح امت کا کام کرے گا، لیکن ۶؍ستمبر ۱۹۰۷ء میں اس بچہ کا انتقال ہوگیا، اور مرزا کی پیشین گوئی پوری نہ ہوئی۔

ڈاکٹر عبدالحکیم نے مرزا سے مناقشات کیے، اس نے مرزا کو جھوٹا کہا، مرزا نے دھمکی دی اور پیشین گوئی کی کہ عبدالحکیم میری زندگی

(۱) دیکھئے مقدمہ خاتم النبیین از علامہ انور شاہ کشمیری، مقدمہ از مولانا حکیم عزیز الرحمن اعظمی ص/۲۱

میں مرجائے گا، عبدالحکیم نے اعلان کیا کہ مرزا ۱۵؍مہینے میں مرجائے گا، مرزا نے پھر اعلان کیا کہ عبدالحکیم میری زندگی میں مرجائے گا، عبدالحکیم زندہ رہا اور مرزا ۲۶؍مئی ۱۹۰۸ء کو چل بسے۔

جب مرزا کے دعاوی سامنے آئے تو سبھی علماء ان کے مخالف ہوگئے، جناب مولانا ثناء اللہ امرتسری بھی مخالفت میں پیش پیش تھے، قادیانی کتاب تبلیغ رسالت جلد دہم ص/۲۰ پر لکھا ہے کہ مرزا نے مولانا امرتسری کو مخاطب کر کے لکھا:

''اگر میں ایسا ہی کذاب ومفتری ہوں جیسا کہ آپ اپنے پرچہ میں مجھے یاد کرتے ہیں تو میں آپ کی زندگی ہی میں ہلاک ہوجاؤں گا، کیونکہ میں جانتا ہوں کہ مفسد اور کذاب کی عمر بہت نہیں ہوتی اور آخر وہ ذلت وحسرت کے ساتھ اپنے اشد دشمنوں کی زندگی میں ہی ناکام وہلاک ہوجاتا ہے، اور اس کا ہلاک ہونا ہی بہتر ہوتا ہے، اور اگر میں کذاب ومفتری نہیں ہوں اور خدا کے مکالمہ ومخاطبہ سے مشرف ہوں اور مسیح موعود ہوں تو میں خدا کے فضل سے امید رکھتا ہوں کہ سنت اللہ کے موافق آپ مکذبین کی سزا

سے نہیں بچیں گے، پس اگر وہ سزا جو انسان کے ہاتھوں نہیں بلکہ خدا کے ہاتھوں سے ہے (طاعون، ہیضہ وغیرہ مہلک بیماریاں) آپ پر میری زندگی میں وارد نہ ہوئیں تو میں خدا کی طرف سے نہیں۔"

لیکن پھر کیا ہوا؟ مرزا جی ۲۶ر مئی ۱۹۰۸ء کو ملک عدم سدھارے اور ہیضہ میں مرے، جبکہ مولانا امرتسری نے ۱۵ر مارچ ۱۹۴۸ء میں وفات پائی۔

کیا خود بقول مرزا ان کا خدا کی طرف سے نہ ہونا ثابت ہوا یا نہیں؟!

یہ تھیں مرزا جی کی بعض موہوم جھوٹی پیشین گوئیاں اور اب آیئے مرزا جی کے اور کارناموں کی طرف توجہ کیجئے۔

مرزا جی نے معاذ اللہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توہین کر کے اپنے کو اسلام سے خارج کروالیا، وہ اپنی کتاب دافع البلاء کے آخری صفحہ پر لکھتے ہیں:

"مسیح کی راست بازی اپنے زمانہ کے دوسرے راست بازوں سے بڑھ کر ثابت نہیں ہوئی بلکہ یحییٰ نبی کو اس پر

فضیلت ہے، کیونکہ وہ شراب نہیں پیتا تھا، اور کبھی نہیں سنا گیا کہ کسی فاحشہ عورت نے آکر اپنی کمائی کے مال سے اس کے سر پر عطر ملا تھا یا ہاتھوں اور سر کے بالوں سے اس کے جسم کو چھوا تھا یا کوئی بے تعلق جوان عورت اس کی خدمت کرتی تھی، اسی لیے قرآن میں یحییٰ کا نام حصور رکھا، مگر مسیح کا یہ نام نہ رکھا کیونکہ ایسے قصے اس نام کے رکھنے سے مانع تھے۔"

مرزا کی جرأت دیکھو وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو شرابی، فاحشہ عورتوں سے تعلق، ان کے مال سے استفادہ، بے تعلق جوان عورتوں سے خدمت لینے والا بتاتے ہیں، معاذ اللہ، استغفر اللہ، بعض قادیانیوں نے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ یہ الزامی جواب تھا، میں کہتا ہوں عقل پر پتھر ہیں، قرآن سے استدلال الزامی جواب ہوا یا تحقیقی؟ مرزا نے یہاں سراسر جھوٹ گڑھا اور کفر بکا۔

مرزا بکتا ہے:

إني قتيل الحب لكن حسينكم
قتيل العدى فالفرق أحلى وأظهر

استغفراللہ! کہتا ہے: ’’میں تو محبت کا قتیل ہوں لیکن تمہارے حسینؓ تو دشمن کے قتیل ہیں۔‘‘ کہاں سیدنا حضرت حسین سید شہداء کربلا، کہاں مرزا جس کی ہیضہ میں موت ہوئی۔

کہتا ہے: ’’پرانی خلافت کا جھگڑا چھوڑو، اب نئی خلافت لو، ایک زندہ علی تم میں موجود ہے، اس کو چھوڑتے ہو اور مردہ علی کو تلاش کرتے ہو۔(۱)

بڑا اجری تھا، اس نے قرآن مجید کی آیت ’’محمد رسول اللہ‘‘ کو بتایا کہ اس آیت میں میرا نام محمد رکھا گیا ہے(۲)

قادیانیوں کا عقیدہ اس سلسلہ میں بہت ہی خراب ہے، وہ واقعی مرزا کو محمد سمجھتے ہیں، بلکہ معاذ اللہ! ان محمدؐ سے مرزا کو اکمل بتاتے ہیں، ان کے اشعار ملاحظہ ہوں:

محمد پھر اتر آئے ہیں ہم میں ۔۔۔ اور آگے ہیں بڑھ کر شان میں
محمد دیکھنے ہوں جس نے اکمل ۔۔۔ غلام احمد کو دیکھے قادیان میں

آخر اب کیا کسر رہ گئی، مرزا غلام کو تو ایک فاسق وفاجر

(۱) ملفوظات احمدیہ ج/۲،ص/۱۴۲، طبع ربوہ
(۲) روحانی خزائن ج/۱۸،ص/۲۰۷

مسلمان بھی نہیں کہا جا سکتا، ایک جگہ تو وہ پاگلوں کی طرح بکتا ہے:

’’میں آدم ہوں، میں شیث ہوں، میں نوح ہوں، میں ابراہیم ہوں، میں اسحاق ہوں، میں اسماعیل ہوں، میں یعقوب ہوں، میں یوسف ہوں، میں موسیٰ ہوں، میں داؤد ہوں، میں عیسیٰ ہوں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مظہر اتم ہوں، یعنی ظلی طور پر میں محمد اور احمد ہوں۔‘‘(۱)

وہ کہتا ہے: خدا نے مجھ سے کہا ’’ہے کرشن جی ردر گوپال‘‘ مرزا نے خواب میں دیکھا کہ میں بعینہ اللہ ہوں، میں نے آدم کو بنایا اور ہم نے انسان کو بہترین صورت میں پیدا کیا، اور اس طرح سے خالق ہو گیا، نعوذ باللہ۔

میں نے آپ کا بہت وقت لیا، لیکن میں نے اپنی طرف سے کچھ نہیں کہا، جو علماء محققین نے لکھا، اسی میں سے کچھ بیان کر دیا تا کہ آپ قادیانیت کے جال میں نہ پھنس جائیں۔ وماعلینا الا البلاغ۔

☆☆☆☆☆

(۱) روحانی خزائن ۲۲/ ۷۶۸